سوال

پوچھنا چاہئیں (84)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے والد نفسیاتی مریض ہیں۔ ان کا مرض بہت طول اختیار کرگیا ہے۔ کئی بار ہم نے انہیں ہسپتال میں بھی داخل کروادیا ہے۔ اب بعض قریبی رشتہ داروں نے یہ کہا ہے کہ ہم اسے فلاں عورت کے پاس لے جائیں کہ وہ اس طرح کی بیماریوں کا علاج جانتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہمیں اس عورت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

اوراس جیسی دیگر عورتوں کے پاس جانا ان سے سوال کرنا ان کی تصدیق کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عورتیں ان نجومیوں اور کاہنوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو علم غیب کے مدعی ہیں۔ اور علاج کرنے اور خبریں بتانے میں مدد لیتے ہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے :

تی عرافا فسالہ عن شئی لم تقبل لہ صلواۃ اربعین لیلۃ

(صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان ح 2230 واحمد 4/68۔5/380)

ں نے کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا۔

من اتی کاہنا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الکھان ح :3904)واخرجہ الترمذی فی الجامع رقم 135 وابن ماجہ فی السنن رقم :639 واحمد فی المسند 2/408۔476)

ص کسی کاہن ونجومی کے پاس کوئی سوال پوچھنے کے لئے جائے اور پھر اس کے جواب کی تصدیق بھی کرے تو اس نے اس شریعت کا انکار کیا جسے محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔''

اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ لہذا واجب ہے۔ کہ ان لوگوں کا اور ان کے پاس آنے والوں کا انکار کیا جائے۔ نہ ان سے کوئی سوال پوچھا جائے۔ نہ ان کی تصدیق کی جائے بلکہ ان کا معاملہ حکمرانوں تک پہنچانا چاہیے تاکہ انہیں وہ سزا دی جائے۔ جس کے یہ مستحق ہیں۔ کیونکہ انھیں چھوڑنے اور اور حکام کو ان ۔

م فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان (صحیح مسلم ...ترمذی ... مسند احمد)

ے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹا دے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے سمجھائے اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

بلاشک وشبہ حکمرانوں مثلاً امیر شہر یا محکمہ امر بالمعروف یا عدالت میں ان کی شکایت زبان سے اس بُرائی کو روکنے کے مترادف ہوگی اور یہ نیکی اور تقویٰ میں تعاون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ وہ نیکی وسلامتی کو اختیار کریں اور ہر بُرائی سے بچیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم